Registered

No. L 89.

نور افشاں لودہیانہ

نمبر ۲ | مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ | جلد ۲۷

گلدستہ اخبارات

[illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کا شکر ہو کہ تمام دنیا میں مسیحی ہر ایک کلیسیا نے سال میں بزرگ فضلوں کی برکت کو دیکھ کر سلامتی اور سب آدمیوں میں رضامندی رضامندی ہووے بجز [illegible] ہر ہیں وہ حالت ہو جب کہ ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کر انجیل کی خوشخبری سناؤ خداوند کے کہنے کے مطابق شاگرد بالاخانہ میں پاک روح کی نعمت کے لئے دعا کر رہے تھے اُمید ہے کہ اس نئے سال کے شروع میں شاگرد اپنے بالاخانوں میں اس نعمت کے منتظر ہونگے اور بہ قدرت بارش کی طرح اُن پر نازل ہوگی۔

آریہ پتر کا اڈیٹر ڈاکٹر فریسر ریرن صاحب کی تحریروں کو پسند نہیں کرتا کیونکہ ڈاکٹر موصوف اس بات کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ صرف دین عیسوی ہی تمام دنیا میں پھیلنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اڈیٹر ڈاکٹر صاحب کو ترغیب دیتے ہیں کہ اگر وہ وید کے دھرم پر بخوبی غور کریں گے تو بہت سی واہیات باتوں سے بچ جائیں گے۔ ہماری دانست میں اگر اڈیٹر ڈاکٹر صاحب کی دلیل پر غور کر کر معقول جواب دیتا تو ایسا بے بنیاد دعویٰ ہرگز نہ کرتا۔

دنیا کی تاریخ سے بخوبی ظاہر ہے کہ دین عیسوی ہر زمانہ میں ہر ایک قوم کے لئے لایق اور پسندیدہ ٹھہرا ہے۔ ۱۸۰۰ صدیوں سے اس کی روز افزوں ترقی تمام دنیا میں ہو رہی ہے۔ یونانی اور رومی دھرم جو کہ ویدوں کے دھرم سے بہت مطابقت رکھتا تھا اس کے سامنے سے اس طرح بھاگ نکلا جس طرح تاریکی روشنی سے بھاگ جاتی ہے ہندوستان میں بھی اس کی کرنیں چمک رہی ہیں اور ہندو دھرم کی تاریکی دور ہوتی جاتی ہے پس ایسی حالت میں کچھ تعجب کی بات نہیں کہ تعلیم یافتہ اہل ہنود جب ویدوں کی تعلیم سے شرمندہ ہو کر اپنے دھرم کو مذہب مسیح کے بہتر ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ دین عیسوی کے بعض جواہرات سے آراستہ ہو کر اصل حالت کو کسی نہ کسی طرح چھپا جاتا ہے اور ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ بھی ایک مذہب ہے لیکن اپنے مذہب پر بھروسہ رکھنا خطرناک باعث ہے کیونکہ اس آراستگی کے ساتھ وہ خصلت کہ جس سے نجات ہوتی ہے اس میں پائی نہیں جاتی نہ وہ دے سکتا ہے۔

شہر کلکتہ میں حضور لارڈ کرزن کے خیر مقدم کے لئے تیاریاں خوشی ظاہری قاہرہ کی گئی ہے بہت سے جلسے ہوئے اور والیان ریاست لیوری میں حاضر تھے۔ ہندو مسلمانوں کی قصبوں و دیہوں کے باشندگان ہند بہت خوش ہونگے۔ ملکی اور تجارتی ترقی کی بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ امید ہے کہ آیندہ ہندوستان میں ملکی ترقی بھی بہت ہوگی۔

ہمیں یہ خبر سنکر کمال خوشی حاصل ہوئی کہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے اظہار خوشنودی میں ہمارے بزرگ کنور ہرنام سنگھ صاحب اہلو والیہ کو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا فرمایا۔ کنور صاحب ممدوح جمیع فضائل ہیں اور ایسے خطاب کے ہی لائق ہیں

قول یہ کہ راستبازی کی دعا بہت فایدہ مند ہے۔ اس دنیا میں بہت برکتیں دعا کے ذریعے سے آگئی ہیں۔ اس وقت تمام دنیا کے مسیحی پاک روح کے نزول کے مشتاق ہیں۔ ہمیں یقین کے ساتھ منتظر رہنا چاہئے کہ ان دعاؤں کے جواب میں بالضرور بڑی بڑی برکتیں نازل ہونگی۔ پادری مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ وائٹ کی طرف سے جن کے ہندوستان میں بہت سے رفیق اور دوست ہیں ایک درخواست آئی ہے کہ خدا پرست لوگ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں اور خدا سے التجا کریں کہ اس کام میں جو وہ لنڈن میں کرنے کو تیار ہیں روح پاک کی بڑی برکت ہو۔

جزائر فلپین میں شہر یلو یلو پر ہسپانیہ کے سپاہیوں کو شکست کر کر باغی قابض ہوگئے۔ امریکہ کی فوج نے یلو یلو کو نوٹس دیا کہ شہر کو سپرد کرو ورنہ لڑائی شروع ہوگی۔ امریکہ سے حکم پہنچا کہ فوراً [illegible] کہ باغیوں کو سیدھا کر کر بغاوت کو فرو کریں۔ اس میں شک نہیں کہ جب تک امریکہ کا اختیار قائم نہ ہو ملک ترقی نہیں ہو سکتی۔

شہر کراچی میں ۲۰۰ پنجابی مزدور جو ملک افریقہ صوبہ یوگنڈا میں ریلوے بنانے کے لئے گئے ہوئے تھے صحیح و سلامت واپس آگئے۔ باشندگان ہند کو جو مختلف ولایتوں میں تجربہ حاصل ہوتا ہے ہندوستان کے لئے بہت مفید ہے جہاں ایک طرف دیگر ولایت کو اہل ہند سے طرح طرح کا فایدہ پہنچتا ہے وہاں اہل ہند بھی ہر طرح کے فواید سے لدے ہوئے اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں۔

شکر ہے کہ تمام ہندوستان میں کثرت سے بارش ہو گئی ہے امید ہے کہ آیندہ فصلیں نہایت عمدہ ہونگی۔ امدادی کام کی بہت کم ضرورت رہ گئی ہے مثلاً مارواڑ میں جہاں کثرت کے ساتھ جب لوگ امدادی کاموں میں لگے ہوئے تھے صرف تین ہزار [illegible] آدمی امدادی کام میں مصروف ہیں۔ امید ہے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایسی قحط سالی کا نشان بھی نہ رہیگا۔

مرزا قادیانی کا جھوٹ

محمد حسین بٹالوی کی درخواست اجازت سلامت کا ۔ سال کی [illegible] لئے نہیں ہونے پایا تھا کہ قادر بخش نے اپنے مکان پر اشتہار چھپا کے جا بجا لوگوں میں بانٹ کر دیا [illegible] صحیح ہو کر ایسے ہی [illegible] گئے تھے [illegible] اسلئے آخرکار [illegible] جھوٹ ثابت ہو گیا۔

---

۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو تقریب سالگرہ [illegible] کے جلسہ میں [illegible] سلامی سر ہوئی اور فوج انگریزی میدان [illegible] میں [illegible] اور سلامی کا [illegible] نے نوبیا کر [illegible] خط بہ تعجب لئے ہوئے اور سال کا عرصہ ختم ہو گیا اور آج وہ دوسرا سال شروع ہے آج کا دن مبارک ہے۔

مسیح کی بادشاہت

حال کے زمانہ میں خلل راستبازی کے وسیلہ سلطنت کرتا ہے (رومیوں ٥:٢١)

ایسی حالت میں راستبازی بسیگی (۲ پطرس ٣:١٣) مگر ہزار سالہ بادشاہت میں راستبازی حکومت کریگی یعنی جب نبی کی نبوت کے راستبازی حقیقت میں اُس کا ایک خاص ترجمان ہوگی "دیکھو ایک بادشاہ راستبازی سے حکمرانی کریگا"۔ (یسعیاہ ٣٢:١) یا جیسا ایک زبور کے "تیرا تخت اے خداوند ابدالآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے" (زبور ٤٥:٦) حقیقت میں کلام الٰہی کے مطابق مسیح بادشاہ کے دو نمونے ہیں یعنے ایک داؤد اور دوسرا سلیمان۔ داؤد راستی کی اور سلیمان صلح کی بادشاہت کے لئے مسیح کا نمونہ تھے اور دونوں اوصاف ملک صدق سلیم کے بادشاہ میں شامل ہیں "وہ پہلے اپنے نام کے معنوں کے موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ سالم یعنے سلامتی کا بادشاہ" (عبرانیوں ٧:٢) آگے چلکر ہم ظاہر کرینگے کہ یہہ دونوں اوصاف مسیح کی بادشاہت کے اعظم نشانات ہونگے۔ پہلے راستی ہوگی اور اس سے صلح پیدا ہوگی چنانچہ مرقوم ہے "اور صداقت کا کام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل ابدی سلامتی اور آرام ہوگا" (یسعیاہ ٣٢:١٧)۔ ناظرین پر یہہ بات مخفی نہ رہے کہ خداوند مسیح کسی معنے میں کلیسیا کا بادشاہ نہیں کہلاتا۔ مسیح کے ساتھ کلیسیا کا تعلق ورشتہ نہایت نزدیکی ہے یعنے مسیح کلیسیا کا سر ہے کیونکہ روح القدس کے وسیلہ کلیسیا اور مسیح میں میل ہے اور اسی سبب سے ایماندار اُس کے اعضا ہیں۔ یہہ سچ ہے کہ وہ حق سے اور حقیقت میں بادشاہ ہے گو دنیا نے فی الحال اُس کو مردود ٹھہرایا ہے اور یہہ بھی سچ ہے کہ ایماندار اُس کی حکومت کے سوا اور کسی روحانی اختیار کو قبول نہیں کرتا اور جو کوئی دعویٰ کرے کہ مسیح اب بادشاہت کرتا ہے وہ مختلف زمانوں

اور حوادث کو اکٹھا کرتا ہے کیونکہ اُس کی بادشاہت کا زمانہ ابھی مستقبل ہے اور وہ خود اُس طریق میں آئیگا جس کا ذکر گذشتہ باب میں ہو چکا ہے۔ فی الحال وہ خدا کے دہنے ہاتھ پر سرفراز ہے اور وہاں ہی رہیگا جب تک کہ اُس کے دشمن اُس کے پاؤں کی چوکی نہ ہوں۔ اِس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور تمام اختیار اور قدرت اور حکومت کو اپنے زیر پا کریگا کیونکہ ضرور ہے کہ جب تک وہ اپنے تمام دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لاوے بادشاہت کرے (۱ قرنتھیوں ١٥:٢٤، ٢٥ آیات)

یہہ وہ بادشاہت ہے جسکا ذکر ہم اِس باب میں کرینگے آسمان کی بادشاہت اب موجود ہے (متی ١٣) اور خدا کی بادشاہت بھی جسکا ذکر یوحنا کے ٣ باب میں ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایماندار لوگ خدا کے پیارے بیٹے کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں (قلسیوں ١:١٣) مسیح بادشاہ کی بادشاہت فقط ظہور ہونے تک نہ ہوگی اِسی معنے میں اُسکی خبر مریم کو دی گئی تھی جب فرشتہ نے اُس کو بشارت دی کہ خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُس کو دیگا" (لوقا ١:٣٢)۔ یہہ صاف ظاہر ہے کہ یہہ وعدہ اب تک پورا نہیں ہوا کیونکہ جب وہ یہودیوں کے درمیان ظاہر ہوا اور دعویٰ کیا کہ میں تمہارا مسیحا ہوں انہوں نے اُس کو قبول نہ کیا اور آخر کار اُس کو مردود ٹھہرایا اور بولے کہ "قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں" (یوحنا ١٩:١٥) لیکن خدا کی ہر ایک بات قایم رہیگی اور ضرور ہے کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ ہووے اور نہ فقط اسرائیل کا بلکہ تمام جہان کا کیونکہ وہ ابن آدم ہے اور اُس کا جلال بہت زیادہ ہوگا چنانچہ مرقوم ہے کہ "اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور ساری مملکتیں اُس کی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہونگی" (دانیال ٧:٢٧) البتہ قوم اسرائیل اِس عالمگیر حکومت کی مرکز ہوگی اور انہیں کے ذریعے وہ زمین کی قوموں کی حکومت کریگا۔

پس اپنا تخت حاصل کرنے کے بعد اور یہہ بادشاہ اُس کے ظہور جلیل کے وقت واقع میں آئیگا ہر ایک چیز جو

ظہور کے بعد قبل سمجھ سکتا ہے کہ سب سے پہلے وہ داؤد کے نمونہ پر عدالت شروع کریگا یعنے وہ ہر ایک چیز کا راستی سے انصاف کریگا اِس لئے داؤد یوں فرماتا ہے "اے خدا بادشاہ کو اپنی عدالتیں عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے لوگوں میں صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینوں میں عدالت سے" (زبور ٧٢:١، ٢ آیات)۔ وہ اپنی بادشاہت میں سے تمام چیزوں کو جو ٹھوکر کا باعث ہیں اور اُن تمام کو جو شرارت کرتے ہیں دُور کریگا" اور خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہو جائیگا اُس دن ایک خداوند ہوگا اور اُسکا نام ایک ہوگا" (زکریاہ ١٤:٩)

متی کے ٢٥ باب میں اِس قسم کا ایک مشہور منظر ہے۔ جب وہ اپنے تخت کو راستی سے قیام بخشیگا تب تمام قومیں عدالت میں اُس کے حضور حاضر کی جائینگی یہہ نظارہ اُس کی بادشاہت سے تعلق رکھتا ہے "جب ابن آدم اپنے جلال سے آویگا اور سب پاک فرشتے اُس کے ساتھ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا اور سب قومیں اُسکے آگے حاضر کی جائینگی" (آیات ٣١، ٣٢) اُسی وقت ہمارا خداوند بادشاہ کا لقب آپ پر اختیار کرکے یوں فرماتا ہے "بادشاہ اُنہیں جو اُس کے دہنے ہیں یوں کہیگا" وغیرہ وغیرہ (آیات ٣٤ سے ٤٠ تک)۔ اِس سے ثابت ہے کہ بادشاہت کی بنیاد قایم ہوگئی اور یہہ اُسکی ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز ہے۔ اِس عدالت کے وقت کی مختلف حالتوں اور صورتوں پر غور کرنے سے صاف واضح اور روشن ہو جاتا ہے کہ اِس منظر کو اُس مقام کے ساتھ ملانا اور ایک کر دینا ہرگز درست نہیں جہاں بڑے سفید تخت کا ذکر آتا ہے (مکاشفات ٢٠ باب) یا اِس سے عام عدالت کا عام خیال پیدا کرنا کہ اُس وقت ایماندار اور بے ایمان یکلخت عدالت میں حاضر کئے جائینگے بالکل بے دلیل ثابت ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہہ عدالت زندہ قوموں کی عدالت ہے کیونکہ مُردوں کو "قوم" کہنا کلام الٰہی کے محاورہ

کے خلاف ہے۔

اس منظر میں تین جماعتیں موجود ہیں "بھیڑیں" "بکریاں" اور بادشاہ کے "بھائی"۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح قوموں نے بادشاہ کے بھائیوں کے ساتھ سلوک کیا ان کی جماعتوں کا اُس سلوک پر منحصر ہے۔ بھیڑوں یا بکریوں کی جماعت میں اور اسی بات سے تمام منظر واضح اور روشن ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے "بھائی" کون ہیں؟ بلاشبہ وے قوم یہود میں سے ہیں جو جسم کی نسبت اُس کے تھے۔ اُنہی میں مگر اس جماعت میں اُس کے حقیقی خادم بھی شامل ہیں۔ یہہ راز یسعیاہ نبی کی کتاب میں منکشف ہے۔ ۶۶ باب کے ایک جملہ میں جس کا ذکر ہم پیشتر بھی کر چکے ہیں یہہ موجود ہے کہ جب خداوند عدالت کے لئے آویگا تب وہ اپنے بعض نجات یافتہ خادموں کو بھیجیگا کہ غیر اقوام میں اُس کے جلال کا اشتہار دیں۔ ایسا ہی اس نظارہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ کے "بھائی" ایلچی بنکر قوموں میں گذر کر چکے ہیں۔ اور اُن کو ایک خاص مرتبہ اور اختیار حاصل ہے اور جیسے بادشاہ کے ایلچی ہوتے ہیں ویسے بھی شاہی عزت اور درجہ سے ملبس ہیں۔ وہ اصول جس کے مطابق خداوند اُن کو روانہ کرتا ہے رسولی اصول ہے کہ "جو تم کو قبول کریگا مجھ کو قبول کریگا" (متی ۱۰: ۴۰)۔ اسی سبب سے بادشاہ اُن کو جو اُس کے داہنی ہاتھ پر کھڑے ہیں یوں فرماتا ہے "چونکہ تم نے میرے اُن بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے کے ساتھ کیا تو میرے ساتھ کیا" اور یہہ اُس بادشاہت کے وارث کئے جاتے ہیں جو اُن کے لئے دنیا کی پیدائش سے طیار کی گئی ہے۔ اسی طرح وہ اُن کو جو اُس کے بائیں طرف کھڑے ہیں یوں فرماتا ہے "چونکہ تم نے ان میں سے سب سے چھوٹے کے ساتھ نہ کیا تو تم نے میرے ساتھ نہ کیا اور یہہ ہمیشہ کے عذاب میں جائینگے لیکن راستباز ہمیشہ کی زندگی میں" (متی ۲۵: ۳۱ سے ۴۶ تک دیکھو)

لہٰذا مسیح بادشاہ راستی کی عدالت میں اپنی قدرت کے اظہار سے عالمگیر حکومت و اختیار کو حاصل کرتا ہے کیونکہ "ترسیس اور جزیروں کے سلاطین نذریں لاوینگے اور سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدیئے گذرانینگے ہاں سارے بادشاہ اُس کے حضور سجدہ کرینگے ساری گروہیں اُس کی خدمت گذاری کریگی" (زبور ۷۲: ۱۰، ۱۱) آیات اس کے بعد جب وہ تمام اختیار اور قدرت اور حکومت کو زیر کریگا وہ سلامتی کا شاہزادہ حکمرانی کریگا "اُس کا نام ابد تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اُسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اُسکے باعث مبارک ہونگے ساری قومیں اُسے مبارک کہینگی" (زبور ۷۲: ۱۷)

اب ہم ناظرین سے التجا کرتے ہیں کہ وہ خود اپنے لئے زبوروں اور انبیا کے صحیفوں میں مسیح بادشاہ کی ہزار سالہ بادشاہت کے تعلق میں مفصل بیانات مطالعہ کر لیویں اور ہم اس بادشاہت کی خاص حالتوں اور صورتوں پر غور کرینگے۔ باقی آئندہ

"راہِ نجات"

"یسوع نے اُسے کہا۔ راہ۔ حق و زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس جا نہیں سکتا" (یوحنا ۱۴: ۶)۔ یہہ دنیا جائے فانی ہے۔ ہر ملک۔ قوم۔ مذہب و ملت کے لوگ ایک دشوار گذار سفر کرتے جا رہے ہیں۔ جو اسی جہان سے شروع ہوتا ہے۔ اور ہر ایک مسافر کے لئے لابدی طور کے تین چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ جن کی عدم موجودگی موت کا باعث بن جائیگی۔ وہ ہیں راہ۔ حق و زندگی۔

مسیح فرماتا ہے کہ میں ہی راہ ہوں۔ یعنے وہ صرف راہ کا بتلانے والا نہیں ہے۔ جیسا کہ پیشتر نبی تھے۔ جنہوں نے فقط راہ کی طرف دیکھا کیونکہ اُن کو اس راہ کی خبر دی گئی تھی۔ بلکہ مسیح دعویٰ کرتا ہے کہ میں ہی راہ ہوں۔ جس کے وسیلہ سے خداوند تک رسائی ہے۔ دنیا میں پہلے یہہ راہ موجود نہ تھی۔ جب خداوند مسیح آسمان سے اُتر کر مجسم ہوا۔ اور شریعت الٰہی کی ہمارے لئے پوری تعمیل کرکے کفارہ ہوا۔ تب وہ ہمارے واسطے کامل راہ بن گیا۔ بیشک دنیا کے لوگوں نے بہت سے راستے اپنے لئے پسند کئے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ اُن کشادہ راہوں سے ہو کر خدا تک پہنچیں۔ مگر یہہ سعی بے سود ہے۔ کیونکہ راہ وہ ہے۔ جو خدا سے نکل کر ہم تک پہنچی ہو صرف اسی راہ کے اوپر چلنے سے ہم بے خوف و خطر منزل مقصود تک پہنچ سکیں گے۔ اور وہ راہ مسیح خود ہے۔ جیسا کہ اُس نے مذکورہ بالا آیت میں دعویٰ کیا ہے۔

دوسرے راستوں سے اگر منزل مقصود میں پہنچیں تو یہہ بھی نامناسب یا تنزل ہی میں شامل ہوگا۔ کیونکہ حکم آیا ہے کہ ہم شاہراہ سے ہو کر آئیں۔ نہ کہ پگڈنڈیوں سے جہاں بھٹک جانا ممکن ہے۔ اور جن پر سفر کرنے والوں کی رہنمائی خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ موت کے وقت جب کہ دنیا کے راستوں کے پل دریا برد ہوتے۔ اور سب پگڈنڈیاں اور اُن کے نشانات برباد ہو جاتے۔ تو کوئی راہ نہیں جس کے اوپر روح پرواز کرکے خدا تک پہنچے۔ سوائے مسیح کے جو کہ ابن اللہ و ابن آدم بھی ہے۔

مسیح نے دعویٰ کیا کہ میں حق ہوں۔ الحقیقت دانائی اور حکمت کے کل خزانے اُس کے پاس پوشیدہ ہیں۔ اور جو کوئی اُس میں قایم ہے۔ سو سچائی میں قایم ہے۔ اور حقیقی معرفت سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ زندگی کا پانی اور روٹی بھی مسیح ہے۔ اور سب کی زندگی بھی اُسی سے ہے۔

پس دوستو! انصاف کیجئے۔ ہمارا خداوند مسیح جو کہ خود راہ ہے کیونکر اُن کو جو اُس پر چلتے ہیں گمراہ کر سکتا ہے۔ اور وہ جو کہ خود حق ہے کس طرح اپنے ایمانداروں کو فریب

دے سکتا ہے؟

یا وہ جو کہ خود زندگی ہے۔ کب ہم کو موت ابدی کے پنجے میں چھوڑ سکتا ہے؟

اس لئے ہم سب کو واجب ہے کہ اسی راہ یعنے مسیح پر چلیں۔ اور اسی حق کو قبول کر کے اسی زندگی میں جیویں۔ اور اُس کے اس سچے دعوے پر پورا ایمان لاویں۔

(دلیل) مسیح کے اس دعوے کی دلیل کے واسطے مقدس متی کی انجیل کو ملاحظہ فرماویں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا" (۱۱: ۲۸) یہ عام بلاہٹ ہے۔ اور تھکے اور بوجھ سے دبے ہوؤں کے واسطے ہے۔ نہ کہ تھوڑے چندوں کے لئے۔ مسیح نہایت شفقت سے اُن کو جو مصیبت اور گناہ سے لدے ہیں بلاتا ہے اور آرام دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ یہ وہی بلاہٹ ہے۔ جو کہ خدا نے یشعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تھی۔ کہ صادق القول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہیں۔ میری طرف رجوع لاؤ۔ تاکہ تم نجات پاؤ۔ اے زمین کے کناروں کے سب رہنے والو" (۴۵: ۲۲) وہ سب کو بلاتا ہے۔ الزام کے واسطے نہیں مگر خلاصی کے لئے۔ اور تھکے ماندوں کو آرام دینے کے لئے۔ مسیح سے پیشتر تمام انبیا کہتے آئے۔ کہ خداوند کی طرف رجوع کرو۔ چنانچہ موسیٰ اور داؤد فرماتے ہیں کہ "آؤ اے لڑکو میں تمہیں خدا ترسی سکھلاؤنگا" وغیرہ لیکن مسیح فرماتا ہے کہ "میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا" کتنا فرق ہے! کبھی کسی مخلوق نے ایسی بات نہیں کہی۔ یعنے خداوند مسیح خدائے قادر کی آواز ہے۔ جو اس ساری بے آرامی کو جو خدا کی جدائی سے ہوتی دور کرتی ہے۔ اور تمام چین اور تسلی بخشتی ہے!

(گواہی یا دلیل) یشعیاہ نبی کی شہادت کیا ہی اچھی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ "کمزور ہاتھوں کو زور دو۔ اور ناتواں گھٹنوں کو پائیداری بخشو۔ اور اُن کو جو کچے دل ہیں کہو ہمت باندھو مت ڈرو۔ دیکھو! تمہارا خدا سزا و جزا ہاتھ میں لئے ہوئے آتا ہے۔ ہاں خدا ہی آویگا اور تم کو بچاویگا۔ اُس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جاوینگی۔ اور بہروں کے کان کھولے جاوینگے۔ تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھرینگے۔ اور گونگے کی زبان گاویگی۔ کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی" (۳۵: ۳ سے ۶)

(مذکورہ بالا گواہی کا پورا ہونا) گواہی مذکورہ بالا مقدس متی کی انجیل میں لفظ بلفظ پوری ہوئی وہاں ذکر ہے۔ کہ جب یوحنا نے مسیح کے کاموں کی خبر سُنی۔ تو اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا۔ کہ خداوند مسیح سے دریافت کریں۔ کہ آنے والا تو ہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں۔ جواب اس کے مسیح نے فرمایا۔ کہ اندھے دیکھتے ہیں۔ لنگڑے چلتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف ہوتے ہیں۔ بہرے سُنتے ہیں۔ مُردے جی اُٹھتے ہیں۔ غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہے۔ اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نہ کھاوے" (۱۱: ۲ سے ۶ تک دیکھو متی ۱۵: ۳۰ و ۳۱) (یوحنا ۵: ۸ و ۹)

(گواہی کا ثبوت) مقدس لوقا کی انجیل میں لکھا ہے کہ جب وہ اُس شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچا تو دیکھو۔ ایک مردہ کو باہر لئے جاتے تھے۔ جو اپنی ماں کا کہ بیوہ تھی۔ اکلوتا بیٹا تھا۔ اور شہر کے بہت سے لوگ اُس کے ساتھ تھے۔ اور اسکو دیکھ کے خداوند کو اُس پر رحم آیا۔ اور اُس سے کہا مت رو۔ اور پاس آکے تابوت کو چھوا۔ اور اُٹھانے والے ٹھہر گئے۔ تب اُس نے کہا۔ "اے جوان میں تجھے کہتا ہوں اُٹھ" اور وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا۔ اور بولنے لگا۔ اور اُس نے اُسے اُس کی ماں کو سونپا۔ اور سب ڈر گئے" (لوقا ۷: ۱۲ سے ۱۵)

(بعید گواہی) حضرت موسیٰ کی توریت میں سے استثنا کی کتاب کا ملاحظہ کریں تو مفصلہ ذیل گواہی پاوینگے۔ "میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالونگا۔ اور جو کچھ اُسے فرماؤنگا وہ سب اُن سے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا۔ جو کوئی میری باتوں کو نہیں وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سُنیگا۔ تو میں اُس کا حساب اُس سے لونگا" (۱۸: ۱۵ سے ۱۹)

(مذکورہ بالا گواہی کا پورا ہونا) مقدس یوحنا رسول فرماتے ہیں کہ "فیلبوس نے نتھانیل کو پایا اور اُس سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ ہم نے اُس کو پایا۔ وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے" (۱: ۴۵)

(گواہی مذکورہ کی تقویت کے لئے) اعمال کی کتاب میں لکھا ہے کہ "کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے۔ تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا۔ جو کچھ وہ تمہیں کہے۔ اُس کی سب سُنو" (۳: ۲۲)

(منقطع گواہی) اُسی کتاب سے روشن ہے کہ "کسی دوسرے سے نجات نہیں (مگر مسیح سے) کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں" (۴: ۱۲) اور مقدس متی رسول فرماتا ہے کہ "سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی۔ اور آلیاس جو آنے والا تھا یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے" (۱۱: ۱۳-۱۵)

(اس کو قبول کرنا ضروری امر ہے) مقدس لوقا نے فرمایا ہے کہ "شریعت اور انبیا یوحنا تک تھے۔ تب سے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اور ہر ایک زور مار کر اُس میں داخل ہوتا ہے" (۱۶: ۱۶)

(میعاد مقرری اختتام نبوت) دانیل نبی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہو جاویں بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی پیش کی جاوے۔ اور رویا اور نبوت پر مہر ہووے۔ اور اُس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہے

مسیح کیا جاوے۔" (۹:۲۴)

اور یسعیاہ نبی یوں فرماتا ہے کہ خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے اُس نے اُسے غمگین کیا جب اُس کی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اُس کی عمر دراز ہوگی" (۵۳:۱۰) اور اگر قرنتیوں کے خط کو دیکھیں تو پولوس رسول فرماتا ہے کہ "اُس نے اُس کو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا۔ تاکہ ہم اُس میں شامل ہوکے اُس کی راستبازی ٹھہریں" (۲ قرنتی ۵:۲۱) مقدس پطرس اپنے پہلے خط عام میں فرماتے ہیں کہ "وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مرکے راستبازی میں جیویں" (۱ پطرس ۲:۲۴)

(اس کو یہیں کے آگے عدم ضرورت نہیں) چنانچہ مقدس یوحنا انجیل بار بار فرماتے ہیں کہ "خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتلا دیا" (۱:۱۸) "اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل و راستی سے بھرپور ہوکر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (۱:۱۴) اُنہوں نے پھر فرمایا ہے کہ "خدا کی محبت جو ہم سے ہے اسی سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پاویں" (۱ یوحنا ۴:۹)

خدا کرے کہ ہم اپنے دل کی آنکھیں کھولکر اس سچی راہ نجات کی طرف رجوع لاویں۔ تاکہ ہم پر گذشتہ نبیوں کی پیشینگوئی صادق نہ آوے۔ کہ "انہوں نے اپنے کان بند کئے اور اپنی آنکھیں موندلیں اور اپنے دل کو سخت کیا۔ تاکہ وے دیکھتے ہوئے دیکھیں پر سمجھیں نہیں اور ایسا نہ ہو کہ وے متوجہ ہوں رجوع لاویں اور میں انہیں چنگا کروں"

راقم

نادر شاہ مسیحی [illegible]

کلام کیا کرتا ہے

ا (۱) توریت کامل ہے اور دل کے پھیرنے والی ہے۔ نادانوں کو عقلمندی اور تعلیم دینے والی ہے۔ زبور ۱۹:۷ حاشیہ میں دل کا پھیرنے والا۔

(۲) روشنی بخشتا ہے فہم عنایت کرتا ہے۔ زبور ۱۱۹:۱۳۰۔

(۳) یوحنا ۱:۴ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور۔

(۴) ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ یوحنا ۱:۹۔

(۵) نور دیتا ہے۔ یوحنا ۸:۱۲۔

(۶) ہمیشہ کی زندگی دیتا ہے۔ یوحنا ۱۰:۱۰۔

(۷) خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنے والا ہے۔ عبرانیوں ۴:۱۲۔

(۸) اور کلام مجسم ہوا فضل اور راستی سے بھرپور۔ یوحنا ۱:۱۴۔

کلام مجسم کیا دیتا ہے

ب (۱) فضل اور سچائی۔ یوحنا ۱:۱۷۔

(۲) مضبوطی اور تندرستی۔ اعمال ۳:۱۶۔

(۳) نجات دیتا ہے۔ اعمال ۴:۱۲۔

(۴) بچاتا ہے۔ ۱ قرنتیوں ۱۵: ۱ و ۲ آیت کا پہلا فقرہ۔

(۵) اور کلام دانائی بخشتا ہے۔ ۲ تمطاؤس ۳:۱۵ آیت

کلام گناہ کرنے سے بچاتا ہے

ج (۱) میں نے تیرے کلام کو اپنے دل کے بیچ چھپا لیا تاکہ میں گناہ نہ کروں۔ زبور ۱۱۹:۱۱

(۲) زبور ۱۷:۴ آیت۔

کلام پاک و صاف کرتا ہے

د (۱) یوحنا ۱۵:۳ "اب تم اُس کلام کے سبب جو میں نے تمہیں کہا پاک ہو۔"

(۲) اُنہیں اپنی سچائی سے پاک کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ یوحنا ۱۷:۱۷۔

(۳) تاکہ اُس کو پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ صاف کرکے مقدس کرے۔ افسیوں ۵:۲۶

کلام کے وعدے

ہ (۱) اے میرے بیٹے میری شریعت کو فراموش نہ کر بلکہ تیرا دل میرے حکموں کو حفظ کرے۔ کہ وے عمر کی درازی اور پیری اور سلامتی تجھکو بخشیں گے۔ امثال ۳: ۱ و ۲ آیات۔

(۲) اُن کو بڑا چین ہے جو تیری شریعت کو دوست رکھتے ہیں۔ ۱۱۹ زبور ۱۶۵ آیت۔

حاصل کلام یہ ہے تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دو (۱ تسلونیقیوں ۴:۱۸) کیونکہ جو کچھ آگے لکھا گیا سو ہماری تعلیم کے لئے لکھا گیا تاکہ ہم صبر سے اور کتابوں کی تسلی سے اُمید رکھیں اور خدا جو صبر اور تسلی کا بانی ہے (رومیوں ۱۵:۴، ۵ آیت)

(۲) ناظرین صداقت کا انجام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل اَبد تک چین اور آرام ہوگا۔ یسعیاہ ۳۲:۱۷۔

یونیورسل برادرہڈ

یا عالمگیر اخوت

سلسلہ موجودات پر نظر ڈالنے سے یہ بات پورے طور پر معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک شے خواہ جاندار ہو خواہ بیجان آپس میں ایک مربوط تعلق اور پیچیدہ رشتہ رکھتی ہے کہ اُن کے تعلقات میں تھوڑی سی بھی کمی یا بیشی ہو جاوے تو سارا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔ شعار سعدی مصداق حال ہیں

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنت دیگراں بے غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمی

فی الحقیقت ہیومینیٹی بحیثیت مجموعی ایک گھڑی کے مشابہ ہے۔ کہ جس کے پرزوں کی خرابی سے گھڑی بالکل نکمی ہو جاتی ہے۔ ہم کسی کام کو بلا امداد دیگر محض اپنی ذات کے سہارے نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نتیجہ کے لئے مختلف اسباب کے ایک جگہہ ہونے اور باہم شریک ہونے کی ضرورت ہے ہماری خوراک ہماری پوشاک اور ہمارے وسایل معاش و وسایل تعلیم کئی ایک اسباب کے نتیجے نتائج ہیں۔ غرضکہ ایک کام دوسرے کے بغیر نہیں چل سکتا۔ ایک کی کمزوری دوسرے کو کمزور اور ایک کی خوشی دوسرے کو مسرور کرتی ہے۔ درحقیقت ہماری خوشی اپنے بھائیوں کی خوشی پر منحصر ہے وہ کون ایسا سنگدل ہے جو کہ ماتم کی دردانگیز آواز سنکر نہیں گھبراتا؟ اور وہ کون ایسا پاگل ہے جو اچھی آواز کو سنکر خوش نہیں ہوتا۔ اگرچہ ایسے آدمی موجود ہیں جو کسی کی امداد نہیں کرتے۔ اور کسی گانے بجانے والے کی خاطر نہیں کرتے مگر تو فطرت یہہ خصایص درد اور خوشی کی ضرور اقتباس کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ عالم کی عظمت اور نیکی کی قدر کرتے ہیں۔ وہ کون آدمی ہے جو کہ ایک سچے آدمی کی سچائی کی قدر نہیں کرتا اور سنگ ظلم اور ضد سے نفرین نہیں کرتا۔ میٹھا سب انسانوں کے لئے میٹھا۔ اور تلخ سب انسانوں کے لئے تلخ ہے۔ ہم نہایت حیران ہیں کہ جب فطرت ہم کو یہہ سبق دیتی ہے کہ بنی نوع انسان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں تو پھر کیوں نیشنل ازم (Nationalism) کلرازم۔ نیچری مسلمان وغیرہ وغیرہ رنگ بدل کر ایکدوسرے کے ساتھ ناجایز سلوک کرتے ہیں۔ انسان کی آنکھیں محض اپنی قوم کے دیکھنے کے لئے نہیں اور اس کے کان محض اپنی قوم کے دکھ یا خوشی کے حالات سننے کے لئے ہیں اور نہ اس کا دل محض اپنی قوم کے اثروں سے متاثر ہونے کے لئے ہے بلکہ انسان موجودات کا خلاصہ اور جزو ہے۔ جزو بلحاظ مشارکت اپنے متعدد کے ہے جب ان ہی صفات سے متصف ہے جو کل رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے کل جوہر محض اپنی ذات تک نہیں ہونے چاہئیں بلکہ کل جنس کے ہونے چاہئیں۔ ہمارا رحم عام ہو۔ ہماری محبت عام ہو۔ ہمارا انصاف عام ہو۔ ہیں ایں ہو تو ہم ان زندہ دل **قربان** ہونے والے مسیحی شہید بزرگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے بنی نوع انسان کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا۔ یتیم خانہ میں یتیم بنے۔ جذامیوں کے علاج معالجے میں خود جذامی ہو گئے جیسا کہ فادر ڈامین کے حالات سے ظاہر ہے جو صاحب ان کا حال جانتے ہیں اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس نے کس طرح اپنے آپ کو باوجود بار بار اقرار کرنے کے جذامیوں میں جاکر خود جذامی بنا لیا۔ اگر ان میں بھی قومی لحاظ پکڑ رہا ہوتیں۔ اگر معترض یہہ اعتراض کرے کہ ان سب باتوں کی تہ میں المسیح بتانے کی غرض ہے۔ جس کا میں یہہ جواب عرض کرتا ہوں کہ اگر ان نیکیوں کی تہ میں کرسچینٹی (Christianity) ہے تو ہندو اور محمدیوں سے ان کا وجود مبارک ہے۔ ہمارا یہہ فرض نہیں کہ ہم نیکیوں کی نیکی نہ سمجھ سکیں۔ بلکہ ہمارا فرض یہہ ہونا چاہئے کہ ہم نیکی کی قدر کرنا سیکھیں۔ اگر ہو سکے تو نیکی میں بڑھکر اپنا حصہ دکھلائیں۔ جو آدمی اپنے آپ کی اصلاح نہیں کر سکتا وہ کسی قوم۔ ملک۔ دنیا کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ خالی قوم۔ قوم کہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ قوم کی بہتری جان نثاری اور دیانتداری اور پاک محبت کی ضرورت ہے اور یہہ تب تک نہیں ہو سکتی کہ جب تک ہم ہر ایک انسان کو اپنا بھائی تصور کریں۔

تمام شد

بی۔ اے۔ فرنسلز بھیرہ پنجاب

باب ۱۷۔ نتایج

جو روح قدس سے بھرپور ہونے سے نتایج و فواید حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جرأت۔ جب ہی بعض مسیحیوں کو مسیحانہ خدمت کی ترغیب دی جاتی ہے تو وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ اگر جرأت ہوتی تو ہم یہہ یا وہ کام کرتے۔ پہلے یہہ سوال لازم آتا ہے کہ آیا مالک چاہتا ہے کہ ہم یہہ کام کریں یا نہیں؟ اگر اس کی مرضی ہو اور ہم ڈریں تو ہم اظہار کرتے ہیں کہ روح کی بھرپوری نہیں ہے وہ شخص جو روح قدس سے معمور ہے وہ صرف خدا سے ڈرتا ہے اور کوئی اور خوف جانتا ہی نہیں۔ اعمال ۲: ۱۴۔ جب پطرس نے ان گیارھوں کے ساتھ کھڑے ہو کے اپنی آواز بلند کی اور ان سے کہا" اب تو وہ کسی لونڈی سے نہیں ڈرتا ہے! مگر کیا یہہ وہی آدمی ہو سکتا ہے جو ڈر کر تھرتھرا گیا جب کہ ایک لونڈی نے اس سے کہا کہ "یہہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا"؟ کیا ممکن ہے کہ یہہ وہی شخص ہے جس نے قسم کھا کے انکار کیا کہ "میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ ہاں ہے تو وہی مگر وہی دوسرا ہے کیونکہ روح کے بپتسمہ نے پطرس بزدل کو بھی شیردل بنا دیا یہاں تک کہ وہ بڑی جماعتوں کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے اور اگرچہ ان لوگوں کے ہاتھ اس کے مالک کے خون سے بھرے ہوئے تھے بے خوف اور بے دھڑک ان سے کہتا ہے کہ "اسی کو تم نے پکڑا اور بے دینوں کے ہاتھ سے کیلیں گڑوا کے قتل کیا"۔ باب ۴ آیت ۱۳ جنہوں نے پطرس اور یوحنا کی

دلیری دیکھی۔

باب ۴: ۳۱ "وہ خدا کا کلام دلیری سے سُنانے لگے۔"

باب ۵: ۲۰ "جاؤ اور ہیکل میں کھڑے ہوکے اِس زندگی کی سب باتیں لوگوں سے کہو۔" ابھی وہ قید سے نکالے گئے تھے اب اُن کو حکم دیا جاتا ہے کہ جاکے وہی کام کرو جس کے سبب سے تم قید میں ڈالے گئے تھے۔ مگر وہ روح سے بھرپور تھے پس "وے یہہ سُنکے تڑکے ہیکل میں گئے اور سکھلانے لگے۔" آیت ۲۱۔

باب ۵: ۲۹ "ہم کو خدا کا حکم آدمیوں کے حکم سے زیادہ ماننا فرض ہے۔"

باب ۵: ۴۰-۴۲ "کوڑے مارے ۔ ۔ ۔ ۔ خوش ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ سکھلانے اور یسوع مسیح کی خوشخبری دینے سے باز نہ رہے۔"

باب ۲۱: ۱۳ "میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ یروشلم میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی تیار ہوں۔" وہ محبت سے بھرا ہوا تھا کیونکہ روح سے بھرپور ہو رہا تھا۔

"روح کا پھل" اُس شخص کی زندگی میں روح کا پھل ظاہر ہووے گا۔ محبت۔ خوشی۔ سلامتی وغیرہ۔ گلتیوں ۵: ۲۲، ۲۳۔ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ زندگی میں روح کا پھل نظر آوے جب تک کہ دل روح سے نہ بھرا ہووے؟ قدیم کلیسیا میں مرد اور عورتیں روح سے بھرے ہوئے تھے یہہ عام بات تھی۔ مگر اب افسوس ہے یہہ مستثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ اور اُس زمانے میں مسیحیوں کی زندگی میں کس قدر روح کے پھل نظر آتے تھے۔

محبت۔ اعمال ۴: ۳۲ "ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان ہوئی اور کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ ساری چیزوں میں شریک تھے۔" شاید یہہ بھی دنیاوی انتظام ہووے مگر یہہ عمدہ روحانی انتظام ہے یہہ اُس حکم کی تعمیل کرنا ہے کہ "مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو۔" اگر آج کل برادرانہ محبت کثرت سے ہوتی تو کیا ہی جلد اِس وقت کی تکلیفیں دور ہو جاتیں۔ لفظ محبت کی اگر آپ تفسیر چاہیں تو سارے پہلا کرنتھیوں ۱۳ باب کو پڑھیں۔

خوشی۔ اعمال ۲: ۴۶ "گھر گھر روٹیاں توڑ کے خوشی اور سیدھے دل سے کھانا کھاتے تھے۔" اُن کے لئے ہر خوراک عشاء ربانی تھی جو اُن کو خوشی ملی اب بھی روح قدس کی بھرپوری سے ہم کو مل سکتی ہے۔

باب ۵: ۴۱ "خوش ہوئے کہ ہم اِس لائق تو ٹھہرے کہ اُس کے نام کے لئے بے حرمت ہوویں۔" برعکس اس کے بعض ہم میں سے گلہ کرتے اور شاکی ہوتے ہیں۔

باب ۱۳: ۵۰-۵۲ "فساد اُٹھایا ۔ ۔ ۔ ۔ اور شاگرد خوشی اور روح قدس سے بھر گئے۔"

باب ۱۶: ۲۵ "پولوس اور سیلاس دعا مانگتے ہوئے خدا کی ستایش کے گیت گاتے تھے۔" جتنی اُن کو زیادہ تکلیف پہنچی اُتنی ہی فرحت زیادہ ہوئی۔ ۲ کرنتھیوں ۸: ۲ اور بیشک زیادہ مصیبتوں میں خوشی کی زیادتی کی ضرورت تھی تاکہ وہ مایوس نہ ہو جاویں "کیونکہ شادمانی جو خداوند کی بابت ہے تمہاری قوت ہے۔" (نحمیاہ ۸: ۱۰)

سلامتی۔ اعمال ۶: ۱۵ "اُنہیں اُس کا چہرہ فرشتہ کا سا چہرہ نظر آیا۔"

باب ۷: ۵۹، ۶۰ "سو اُنہوں نے ستفنس پر پتھراؤ کیا جو یہہ کہہ کے دعا مانگتا تھا کہ اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر پھر وہ گھٹنے ٹیک کر ۔ ۔ ۔ ۔ سو گیا۔"

۲ کرنتھیوں ۴: ۸، ۹ "اور ہم تو ہر طرف سے مصیبت میں ہیں لیکن تنگی میں نہیں۔ حیران ہیں پر ناامید نہیں ستائے جاتے ہیں پر اکیلے چھوڑے نہیں گئے۔ گرائے جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہوئے۔"

اِس طور سے ہم اس پوری فہرست کو دریافت کر سکتے۔ صبر۔ خیرخواہی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ فروتنی پرہیزگاری۔ اور ظاہر ہو جاتا کہ اُس زمانے کے روح سے بھرپور مسیحیوں میں کس قدر یہہ روحانی پھل پایا جاتا تھا۔ اس جگہ ہم اتنا دیکھیں کہ خوشی کا ذکر کس موقعہ پر ہے یعنے محبت اور سلامتی کے درمیان اُن دو خوبیوں کے پردے میں یہہ چھپی ہے۔ اگر ایک طرف سے محبت مرجھانے لگے تو خوشی بھی مرجھا جائیگی۔ اگر سلامتی میں کوئی فرق پڑے تو خوشی سوکھ کے رہجائیگی۔

خوشی کو بحال رکھنے کا یہہ قاعدہ ہے کہ محبت اور سلامتی کی حفاظت کریں۔

جب کہ پولوس نے افسیوں کو خط تصنیف کیا جس میں اُس نے حکم دیا کہ روح سے بھر جاؤ اُس نے صاف ذکر کیا کہ اِس بھرپوری کے کیا کیا نتائج ہونگے۔

(۱) گانے والا دل (افسیوں ۵: ۱۹) روح سے بھرے دل درستی اور خوشی سے گانے لگیں گے۔

(۲) شکرگذار دل (آیت ۲۰) ایسے دل میں مسیح کی بادشاہت کے انتظام کے حق میں کوئی شکایت نہیں ہوگی اور نہ وہ مسیح کے سبب ٹھوکر کھائیگا (متی ۱۱: ۶) مبارک ہے وہ جس کا ایسا دل ہے!

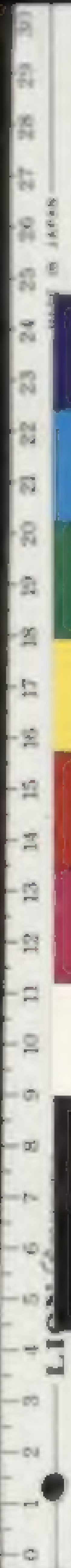
(۳) تابعدار دل (افسیوں ۵: ۲۱) خاکساری سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو (فلپیوں ۲: ۳) وہ جو پیشتر ناممکن تھا اب ممکن ہوگا۔

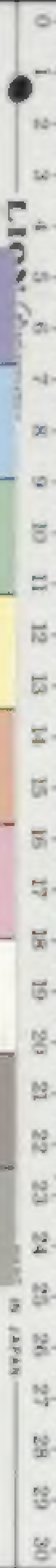
(۴) روح سے بھرپور جورواں اپنے خصموں کی تابعداری کرینگی (افسیوں ۵: ۲۲)

(۵) روح سے بھرپور شوہر اپنی جوروؤں کو پیار کرینگے جیسے کہ مسیح نے کلیسیا سے محبت رکھی۔ (آیت ۲۵)

(۶) روح سے بھرپور فرزند اپنے والدین کے حکموں کی تعمیل کرینگے (افسیوں ۶: ۱)

(۷) روح سے بھرپور ماں باپ اپنے فرزندوں کو





غصہ نہیں دلاویں گے (آیت ۴)

(۸) روح سے بھرپور غلام اپنے آقاؤں کے فرمانبردار ہوویں گے (آیت ۵)

(۹) روح سے بھرپور خداوند اپنے خادموں سے ویسا سلوک کرینگے جیسے کہ وہ خود چاہتے ہیں کہ ہمارا مالک ہمارے ساتھ سلوک کرے۔

(۱۰) روح سے بھرپور مرد روحانی پہلوان اور جیالے ہونگے نہ کہ ضعیف اور ناتواں (آیت ۱۰)

(۱۱) روح سے بھرپور مرد جنگی سپاہی ہونگے خدا کے سارے ہتھیار باندھے ہوئے اگر وہ روح سے بھرپور نہ ہوتے تو ایسے ہتھیاروں کو اٹھا بھی نہیں سکتے (آیت ۱۱)

(۱۲) روح سے بھرپور سپاہی خون اور جسم سے کُشتی نہیں کریں گے اندرونی دشمن تو شکست کھا چکے ہیں دشمن اب باہر ہیں اور سارے زور سے اُن پر حملہ کرنا ہے۔ مسیحیوں کے دشمن اول دنیا میں ہیں۔ حکومتیں اور اس دنیا کی تاریکی کے اقتدار والے اور دوئم آسمانی مکانوں میں ریاستیں اور شرارت کی روحیں۔

(۱۳) روح سے بھرپور آدمی ہر وقت روح میں دعا مانگتے رہیں گے اور اُس کے لئے "نہایت مستعد ہونے کی ضرورت ہے"۔

روح کی بھرپوری کے یہ چند نتائج ہیں اور گلتیوں ۵: ۱۶-۱۷ میں یہ بھی مذکور ہے۔ روح سے چال چلو تو تم جسم کی خواہش کو پورا نہ کرو گے کیونکہ جسم کی خواہش روح کی مخالف ہے اور روح کی خواہش جسم کی مخالف اور یہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں جہاں تک کہ جو کچھ تم چاہتے (اگر جسمانی چال چلتے) سو نہیں کر سکتے ہو (جس حال کہ روحانی چال چلتے)

۲- عام لوگوں پر تاثیر ہوگی۔ روح سے بھرپور کلیسیا بیشک عوام الناس کو مسیح کی طرف کھینچیگی۔ دیکھئے جب کہ گذشتہ قدیم کلیسیا نے لوگوں کے بیچ میں کام کیا اور کیا اچھا پھل ہوا۔ یہی نہیں کہ لوگ خوب شوق سے سنتے رہے بلکہ اُن کے دل بدل گئے خداوند کی طرف رجوع لائے اور انہوں نے نجات پائی۔

"اُسی روز تین ہزار آدمی کے قریب شامل ہوئے" اعمال ۲: ۴۱۔

"اُن لوگوں کی گنتی پانچ ہزار کے قریب تھی" اعمال ۴: ۴۔

"اور اور بھی زیادہ مرد اور عورتیں بلکہ گروہ کے گروہ خداوند پر ایمان لاکے اُن میں شامل ہوئے تھے" اعمال ۵: ۱۴۔

"یروشلم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھ گیا۔ اور کاہنوں کی بڑی گروہ ایمان کے تابع ہوئی"۔ اعمال ۶: ۷۔

"لوگوں نے ... ایک دل ہو کر اُس کی باتوں پر جی لگایا" اعمال ۸: ۶ "تب لدا اور سرون کے سب رہنے والے اُسے دیکھ کر خداوند کی طرف پھرے" اعمال ۹: ۳۵ "یہ سارے یافا میں مشہور ہو گیا۔ اور بہتیرے خداوند پر ایمان لائے" اعمال ۹: ۴۲۔

"پطرس یہ باتیں کہہ رہا تھا کہ روح قدس اُن سب پر جو کلام سنتے تھے نازل ہوئی" اعمال ۱۰: ۴۴۔

"اور خداوند کا ہاتھ اُن کے ساتھ تھا اور بہتیرے جو ایمان لائے خداوند کی طرف پھرے" اعمال ۱۱: ۲۱۔

"دوسرے سبت کو قریب سارے شہر کے لوگ اکٹھے ہوئے کہ خدا کا کلام سنیں" اعمال ۱۳: ۴۴۔

"یہودیوں اور یونانیوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لائی" اعمال ۱۴: ۱۔

"اور اُس شہر میں انجیل سنا کے اور بہت سے شاگرد کرکے" اعمال ۱۴: ۲۱۔

"سو کلیسیائیں ... گنتی میں روز بروز بڑھتی گئیں" اعمال ۱۶: ۵۔

"یہ شخص جنہوں نے جہان کو الٹ دیا یہاں بھی آئے ہیں" اعمال ۱۷: ۶۔

"کرسپس خداوند پر ایمان لایا اور بہت سے قرنتی سنکے ایمان لائے" اعمال ۱۸: ۸۔

"اسی طرح خداوند کا کلام نہایت بڑھ گیا اور غالب ہوا" اعمال ۱۹: ۲۰۔

آج کل اس کا چرچا ہوتا ہے کہ کیا سبب ہے کہ ایک کثرت سے لوگ جو مسیحیوں میں شامل ہیں ایک طرح سے دین سے علیحدہ ہو گئے ہیں کلیسیا کی عبادت میں شریک نہیں ہوتے ہیں اور مسیحیانہ چال نہیں چلتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کلیسیا کو ترک کیا ہو مگر شاید کلیسیا نے اُن کو ترک کیا جب کہ کلیسیا کے اندر روح کے بپتسمے کا زور نہیں پایا جاتا ہے اُس کی عبادت اور اُس کی زندگی تاثیری نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ممکن ہے کہ وہ عوام کے خیالات و روحانی خیالات کو تبدیل کرے۔ اگر مشکلات کا خیال کیا جاوے تو پہلی صدی میں بمقابلہ بیسویں صدی کے دشواریاں کچھ کم نہیں تھیں پر تو بھی ہم یہ پڑھتے ہیں کہ "اسی طرح خداوند کا کلام نہایت بڑھ گیا اور غالب ہوا" اِس زمانے میں روح کی قوت کے عوض طرح طرح کی ترکیبیں کام آتی ہیں مگر وہ سب نکمی ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم اِن سب کو چھوڑ کر پنتیکوست کے انتظام سے خدا کا کام کریں۔ ضرور ہے کہ کلیسیائیں اُس بالاخانے کو بھول گئی ہیں۔ اگر کوئی کلیسیا پھر وہیں جاوے یا سیان اور عام شرکا روح قدس اور آگ کا بپتسمہ پاویں تو لوگ فی الفور دیکھنے کو آوینگے کہ کیا ماجرا ہے۔ بیشک اُس کلیسیا کی ترقی ہو گی اور لوگ دوڑ دوڑ کے آوینگے تاکہ یسوع کو دیکھیں۔ گروہ کے گروہ مسیح

مضامین مفید المبتدئین

نواں سبق

پردوں کا بیان

(۱) خروج ۲۶ باب ۱ آیت سے ۱۴ آیت تک پردوں کا عرض ۲۸ گز لمبے اور ۴ گز چوڑے تھے۔ یہ پردے قسموں کی کھال اور تخسوں کے چام کے تھے یہ لفظ بائبل میں دو دفعہ آیا ہے۔ تخسوں کا ترجمہ انگریزی میں بجو تھا یہودی لوگ اس چام کی جوتی پہنتے تھے۔ علاوہ اس کے یہ چام بہت ارزاں تھا اور لوگ اس کی کم قدر کرتے تھے۔ یہ مسیح کی فروتنی کا نشان تھا۔ (لوقا ۲ باب ۷ آیت، یسعیاہ ۵۳ باب ۲ آیت) مسیح میں کچھ رونق نہ تھی (لوقا ۲۳ باب ۱۱ آیت، یسعیاہ ۵۳ باب ۲ آیت، یوحنا ۱ باب ۱۴ آیت) ان پردوں کے اندر رونق اور جلال تھا۔ اسی طرح مسیح اندر سے جلالی تھا۔ پردوں کے باہر کچھ رونق نہ تھی۔ اسی طرح مسیح کی ظاہر کچھ رونق نہ تھی۔ اسی طرح سے مسیح کے مجسم ہونے کی حالت تھی کہ وہ فروتن بنا۔

(۲) بکروں کی کھال کا لال رنگ کفارہ پر (پیدائش ۲۲ باب ۱۳ آیت، خروج ۲۹ باب ۱۴ آیت) اضحاق کی قربانی کے وقت سے بائبل میں جہاں جہاں بکروں کی کھال کا ذکر آیا ہے وہاں مسیح کے مصلوب ہونے کا نشان ہے دیکھو مسیح کے سر سے کانٹوں کے تاج کے سبب سے لہو نکلتا ہے ہاتھوں سے کیلوں کے اور پاؤں سے کیلوں کے نشان سے لہو نکلتا ہے اور پسلی سے برچھی کے لگنے سے لہو نکلتا ہے گو مسیح خدا کا برّہ سر سے پاؤں تک لال ہے جو کہ سر کی کھال لال رنگ مسیح کے ہیں۔

یہ بکروں کے چمڑے کہاں سے آئے تھے یہ چمڑے کاہنوں کے پاس جمع رہتے تھے۔ کیونکہ ان کا حصہ تھا (احبار ۷ باب ۸ آیت)

(۳) سوختنی قربانیاں، تقصیر کی قربانیاں، خطا کی قربانیاں (لوقا ۲۲ باب ۴۴ آیت) مسیح کا پسینہ خون ہوا۔ یسعیاہ ۵۳ باب ۱۰ آیت دیکھو

(۴) بکروں کے بال کے پردے (خروج ۲۶ باب ۷ آیت، احبار ۱۶ باب ۵ ۸ آیت) گناہ کو دور کرنا یعنی بکرے کا جانا۔ (عبرانیوں ۹ باب ۲۶ و ۲۸ آیت، ۱ یوحنا ۳ باب ۵ آیت) گناہ کو دور کرنا۔

(۵) باریک کتے ہوئے کتان کے پردے (خروج ۲۶ باب ۱ آیت) مانند مسیح کا جلال۔ کتان کا مطلب مسیح کی کامل راستبازی ہے۔ باہر کی طرف کوئی رونق نہیں مگر اندر نہایت بڑی رونق اور خدا کا جلال ہو (عبرانیوں ۲ باب ۷ و ۸ آیت) مسیح کی فروتنی اور مسیح کی بہت عالی بزرگی۔

نصیحت

نصیحت یہ ہے کہ ہم ہمیشہ مسیح میں قائم رہیں ہم ہمیشہ وہاں خوشی کر سکتے ہیں۔ پردہ بڑا خوب صورت تھا۔ کتان سفید رنگ کا باریک کتا ہوا کتان سے مطلب مسیح کی کامل راستبازی ہے جیسے (خروج ۲۶ باب ۱ آیت، مقابلہ مکاشفات ۱۹ باب ۸ آیت) آسمانی رنگ کا کتان مسیح کی آسمانی چال چلن (یوحنا ۸ باب ۲۳ و ۵ و ۳۸ آیت) آسمانی خوبی مسیح میں تھی سرخ رنگ کا کتان (یوحنا ۱۹ باب ۵ آیت، رومیوں ۵ باب ۹ آیت) مسیح کی بہائے جانے والی قربانی کا نشان تھا قرمزی رنگ کا کتان قرمزی رنگ کا کپڑا اکثر بادشاہ لوگ پہنا کرتے تھے (لوقا ۲۳ باب ۱۱ آیت) مسیح جب پلاطوس کے سامنے تھا قرمزی پیراہن پہنے تھا۔ کیونکہ مسیح بادشاہ تھا۔ قرمزی رنگ مسیح کی بادشاہت کا نشان تھا۔

کہانت

(۱) (زبور ۱۱۰) یہ زبور کہانت کا زبور کہلاتا ہے (خروج ۲۸ باب ۳۶ آیت) حسن تقدس قدوس یہوواہ کے لئے کاہن ہونا ایک اصلی عہدہ تھا جس کے کام اور فرائض صاف طور پر کلام میں بتلائے گئے ہیں۔

(۲) کاہن کا عہدہ سفارش کرنے والے کا عہدہ ہے کہ خدا اور انسان کے درمیان درمیانی ہووے (خروج ۲۸ باب ۲۹ آیت، عبرانیوں ۵ باب ۱-۸)

(۱) خدا کی طرف مقرر کیا جانا۔ (۲) آدمیوں سے چن لیا جانا (۳) درمیانی (۴) انسان کی طرف گناہ کی شفاعت کرنا (۵) خدا کی طرف سے برکت لانا۔

(۳) پرانے عہد نامہ میں دو بڑے کاہن تھے۔ اوّل ہارون دوم ملک صدق (عبرانیوں ۷ باب ۱ سے ۳ آیت تک) خداوند مسیح خدمت کرنے میں ملک صدق کے طور پر تھا لیکن ہارون کی طرح اُس نے کام کیا (پیدائش ۱۴ باب ۱۸ آیت، عبرانیوں ۷ باب ۱۰ آیت)

(۴) اگرچہ مسیح ملک صدق تھا۔ اس واسطے کہ مسیح پرانے عہد نامہ میں کاہن کیلئے نظر آوے۔ سو ملک صدق اور ہارون دونوں کو ملانا چاہیے (عبرانیوں ۵ باب ۶ آیت)

(۵) کاہن کو مقرر کرنا خدا کا اختیار تھا جیسے عبرانیوں ۵ باب ۴ آیت میں دیکھو ہارون اور مسیح کا آپس میں مقابلہ کرو (یسعیاہ ۴۲ باب ۱ آیت، یوحنا ۵ باب ۲۲ سے ۲۷ آیت تک، رومیوں ۸ باب ۳۴ آیت، ۱ پطرس ۱ باب ۲۰ آیت)

(۶) کاہن کو دو حق تھا کہ وہ خدا کے پاس جانا (عبرانیوں ۷ باب ۲۵ آیت) ہر ایک کاہن اور مسیح کا مقابلہ (خروج ۲۸ باب ۱ آیت) ہارون اور اسکے بیٹے اور مسیح اور مسیح کی کلیسیا کی





واقعات اور رائیں

مقدمہ بازی کو روکنا

ہم کو یہ خبر سنکر خوشی ہوئی ہے کہ شاہدرہ ضلع لاہور کے باشندوں نے ملکر ایسی تجاویز کی ہیں کہ جن سے اُن کے گاؤں کے مقدمات کچہری میں نہ جایا کریں۔ تمام فرقوں کی طرف سے پنچایت مقرر کی گئی ہے سو پہلے ہر ایک مقدمہ پنچایت کی طرف سے فیصلہ کیا جاوے گا۔ مسیحیوں اور مسلمانوں وغیرہ میں پہلے سے ہی پنچایت یا برادری ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے کاش کہ سارے ہندوستان کے باشندے مقدمہ بازی کی برائیوں سے واقف ہو جاویں۔ مقدمہ بازی سے نہ صرف دین کا نقصان ہوتا ہے علاوہ روپیہ کے نقصان کے فساد اور دشمنی آپس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ہر ایک شہر اور گاؤں میں ایسا بندوبست ہو جاوے کہ لوگ آپس میں اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کر لیا کریں تو بہت ہی بہتر ہو۔

کمتی فوج کا کام۔ انڈین مسنجر میں لکھا ہے کہ انگلستان میں کمتی فوج کی طرف سے لاچار اور آوارہ عورتوں کے لئے ۵۰ ریسکیو ہوم ہیں جن میں ۵۰ ہزار عورتیں پناہ لیتی ہیں۔ اُن کے کام میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ۱۹۵۰۸ پونڈ میں سے جو خرچ ہوا ۱۲۰۲۳ پونڈ ہوم میں رہنے والی عورتوں کی محنت سے حاصل کیا گیا۔

سوامی وویکانند کی مشہور شاگرد مس مار کا مسیحی ہو جانا۔ انڈین سوشیل ریفارمر کہتا ہے کہ مس مار نے سوامی وویکانند کی سوسائٹی سے قطع تعلق کر لیا ہے اور مسیحی ہو گئی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ خبر کہاں تک سچ ہے۔ مگر ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انگلستان اور امریکہ کے لوگ بہت عرصے تک وویکانند یا کسی اور ہندو ریفارمر کی تعلیم کو نہیں مان سکتے۔

سٹوڈنٹ اور جنرل کونینشن کے دوپہر کے جلسے فورمن کرسچن کالج ہال اور شام کے جلسے وکٹوریہ جوبلی ٹاؤن ہال میں ہوتے رہے بہت سے لیکچر اور وعظ جن میں بیرونجات سے تشریف لائے ہر ایک جلسے میں وقت سے پہلے ہال بھر جاتا تھا صبح کے جلسے جو ایک گھنٹے تک رہتے تھے خاصکر دعا و ستائش کے جلسے تھے گو دوپہر اور شام کے جلسوں میں جو ڈیڑھ گھنٹے تک رہتے تھے۔ پادری ایف۔ بی۔ مائر وعظ دیتے رہے۔ اس کونینشن میں حاضرین کو بہت سا فائدہ حاصل ہوا۔ ہم کو یقین ہے کہ کئی از سرنو پیدا ہوئے اور کئی جو پہلے از سرنو پیدا ہو چکے تھے روح القدس سے معمور ہوئے۔ شیر گرم سرگرم بن گئے۔ مسٹر مائر کی وعظوں کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ جیسا اکثر ایسے موقعوں پر ہوا کرتا ہے محض لوگوں کو جوش دلانے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ جہاں تک ہو سکتا تھا وہ عارضی جوش روکنے کی کوشش کرتے تھے اس واسطے ہمارا خیال ہے کہ اس کونینشن میں کئی شخصوں نے ایسا فائدہ حاصل کیا ہے کہ جو جلد مٹنے والا نہیں بلکہ ہمیشہ قایم رہنے والا ہے۔ ہم وقتاً فوقتاً مسٹر مائر کے درسوں کا خلاصہ ناظرین کے فائدے کے لئے شایع کرنے کی کوشش کریں گے۔

کوچین اور ٹراونکور میں دیسی مسیحیوں کو مسیحی ہونے کے سبب سے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مسیحی ہو کر اپنی جائداد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ بہت کوشش کی گئی اور ہندوستان کی گورنمنٹ کے پاس میموریل بھی بھیجا گیا مگر یہ ریاستیں اپنے اس قانون کو بدلنا نہیں چاہتیں۔ باوجود اس کے جنوبی ہند کے تمام دیگر حصوں کی نسبت ان ریاستوں میں سب سے زیادہ مسیحی پائے جاتے ہیں۔ خدا کا کلام دو دھاری تیغ کی مانند ہے جب وہ کسی کے دل پر لگ جاتا ہے تو کوئی چیز انسان کے دل سے اُسکے اثر کو مٹا نہیں سکتی۔

لیڈی کرزن کا کرسمس۔ نئے وایسرائے لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن ہندوستان میں پہنچ گئے اور اپنے عہدہ نیابت سلطنت کا چارج لے لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی کرزن صاحبہ بڑی فیاض اور رحمدل ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان کو تشریف لاتے ہوئے جہاز پر ۲۲ دسمبر کی شام کو لیڈی کرزن نے اول اور دوئم درجے کے مسافروں کے سب بچوں کے لئے ایک کرسمس ٹری بنایا جس کی ڈالیوں پر تمام قسم کے عمدہ عمدہ خوبصورت کھلونے لٹکائے ہوئے تھے جو سب بچوں کو تقسیم کئے گئے۔

شاہنشاہ روس کی تجویز۔ یورپ کی تمام سلطنتوں میں لڑائی و جھگڑے کو بند کرنے کے لئے زار روس کی تجویز پر بڑے بڑے لوگ غور کرنے لگے ہیں۔ ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر نے گذشتہ چند مہینوں کے عرصے میں یورپ کی ہر ایک بڑی سلطنت کے دارالخلافہ میں جا کر اس معاملے میں ہر ایک سلطنت کے مدبروں کی رائے معلوم کی اور آخرکار وہ ذیل کے نتیجوں پر پہنچا ہے۔

(۱) کہ حال کی جنگی تیاریوں اور لڑائیوں کو بند کرنا شاہنشاہ روس کا ذاتی اور دلی خیال ہے۔

(۲) شاہنشاہ روس اب اپنے تئیں منصب عالی کے لائق حاکم ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ اس امر میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگاوے۔

(۳) اُسکی کامیابی سے برطانیہ کا کچھ نقصان نہیں ہوگا برعکس اسکے اُسکا فایدہ ہوگا۔

(۴) اسکا آخری فیصلہ بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ جرمنیہ

شعر و سخن

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد

وہ بچانے والا اب اے قوم جہاں آتا ہی ہے
دردمند بیکساں و ماندگاں آتا ہی ہے
دیکھتے رویا جواں ہیں اور بوڑھے خواب
ہیں وہ سلطان جہاں شاہ زماں آتا ہی ہے
ٹوٹ پڑتے ہیں ستارے چاند بھی ہے ماندسا
خواب غفلت میں وہ وقت امتحاں آتا ہی ہے
فتنہ ہے عالم میں پھیلا اور بھرا ہے گناہ
ابن آدم منصف خلق و جہاں آتا ہی ہے
ظلم ہے جور و ستم بیحد ہر طرف ہے دم بدم
بادلوں پر ہاں وہ اب جان جہاں آتا ہی ہے
مژدہ اے قوم مبارک شب ظلمت ختم ہونا
ہاں وہ آرام حزیں و ماندگاں آتا ہی ہے
چار سو ہے پر تشلو میں اب تو پھر تو ہو بہبود
عالم آرا منجی برگشتگاں آتا ہی ہے
دشمنی کرتی ہے دنیا رشک کرتے ہیں [illegible]
وہ جنت بانی امن و اماں آتا ہی ہے
اگر کہ چمن [illegible] اور [illegible]
منتظر رہئے کہ خود جلوہ دہاں آتا ہی ہے
ہاتھ میں مشعل بھی ہو [illegible]
وہ خدا [illegible] آتا ہی ہے
دیکھ لوگے [illegible]
وہ حیات [illegible] آتا ہی ہے
اپنی محنت سے نہ گھبرا [illegible]
شاداب [illegible] آتا ہی ہے

[illegible]

صداقت بائبل
بمقابلہ
علوم جدید
ایک نئی طرز کی تصنیف

شائقین بائبل و ناظرین بیک آئین کو مژدہ ہو کہ [illegible] نے ان دنوں ایک کتاب مسمی بعنوان [illegible] جانفشانی سے تصنیف کی ہے جس میں مخالفین دین عیسوی کے تمام اعتراضات کے جوابات ہو کر [illegible] سائنس اسٹرانومی فلسفہ وغیرہ وغیرہ علوم جدید کے رو سے بائبل پر کئے ہیں۔ ایسے دئے ہیں کہ کسی [illegible] کی گنجائش باقی نہیں رہے [illegible] بائبل کی مطابقت علوم جدید کے ساتھ [illegible] دو جلدوں میں ہندوستانی سائنس اور قرآن کی [illegible] کے مقام [illegible] بائبل ہی ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں کوئی امر بھی سائنس کے خلاف نہیں ہے اس کتاب پر [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] مولوی [illegible] نے [illegible] ہیں [illegible]

کہ آج تک کوئی ایسی کتاب ہندوستان میں شائع نہیں ہوئی اور اب یہ کتاب خادم الدین مسیحی مشنریوں کے لئے [illegible] مفید ہے جن جن صاحبوں کو جس قدر جلدوں کی ضرورت ہو وہ مصنف کے پاس [illegible] درخواستیں ارسال فرماویں [illegible] بائبل سوسائٹی کی ترجیت [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

المشتہر

مسیح کا خادم [illegible]

[illegible]

ضرورت

[illegible] ضلع گجرات کے [illegible] مشن [illegible] سکول کے لئے ایک سکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے [illegible] کو ترجیح دیجاوے گی۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواستیں مع نقول اسناد اس سکول کے ہیڈ ماسٹر کے پاس جلد بھیجی جائیں

المشتہر

کے۔ ایم۔ بوس ہیڈ ماسٹر مشن سکول [illegible] ضلع گجرات

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی۔ نوع اور بھیجنے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک فی پرچہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے مع محصول ڈاک فی پرچہ	[illegible]
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک بغیر [illegible] فی پرچہ	[illegible]
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک [illegible] فی پرچہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر مع محصول ڈاک فی کاپی فی پرچہ	[illegible]
بغیر فی پرچہ	[illegible]
قیمت تین کاپیوں یا اس سے زیادہ کی ایک ہی شخص کے نام پر فی پرچہ مع محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر فی پرچہ	[illegible]
طالبعلموں کے لئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں مع محصول فی پرچہ	[illegible]
بغیر فی پرچہ	[illegible]

پادری [illegible] صاحب [illegible] نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں [illegible] کے اہتمام سے چھپا